صدقہ سے بھی افضل عمل

مولانا شفیع اللہ عبدالحکیم مدنی
استاد جامعہ سراج العلوم السلفیہ، جھنڈانگر

اللہ تعالیٰ نے رزق کی تقسیم میں اپنے بندوں کے درمیان فرق کیا ہے اور یکسانیت نہیں برتی ہے یہی نابرابری ہے جس سے کائنات کا نظام جاری وساری ہے۔ اگر یہ نابرابری نہ ہوتی تو نہ کوئی شخص دوسرے کے یہاں ملازمت کا محتاج ہوتا اور نہ کسی سرمایہ دار کو کوئی مزدور اور کارکن ہاتھ آتا' یہی احتیاج اور ضرورت بعض اوقات انسان کو قرض کے لین دین پر مجبور کرتی ہے اگر جائز طریقے پر اہل ثروت اپنے غریب بھائیوں کو قرض دیدیں تو خود بخود ربا (سود) کا راستہ بند ہو جائے۔

اس اہم معاشرتی ضرورت کے متعلق بھی شریعت مطہرہ نے آپسی معاملات اور لین دین کو صاف ستھرا اور جنگ وجدال سے پاک وصاف رکھنے کے لئے سب سے پہلے ہمارے سامنے قرض کو کتابت یا شہود وکفالت کے ذریعہ پختہ کرنے کا حکم دیا ہے۔

ارشاد الٰہی ہے (یاایھاالذین آمنوا اذاتداینتم بدین الی اجل مسمی فاکتبوہ) اے ایمان والو! جب تم آپس میں ایک دوسرے سے میعاد مقررہ پر قرض کا معاملہ کرو تو اسے لکھ لیا کرو۔ (سورہ بقرہ:۲۸۲)

اہل علم کے مابین یہ آیت ''آیت دین'' کے نام سے مشہور ومعروف ہے' اس آیت میں جہاں لین دین کے مسائل معلوم ہوتے ہیں وہیں قرض کے جواز کا ثبوب بھی فراہم ہوتا ہے' اللہ تعالیٰ نے قرض کے سلسلے میں ضروری ہدایات دی ہیں تاکہ یہ ناگزیر ضرورت لڑائی جھگڑے کا باعث نہ بنے اس لئے ایک حکم پر یہ لکھا ہے کہ مدت کا تعین کرلو' دوسرا یہ کہ اسے لکھ لو' تیسرا یہ کہ اس پر دو

مسلمان مردوں کو یا ایک مرد اور دو عورتوں کو گواہ بنالو' حدیث شریف سے بھی اور اس پر اجماع و اتفاق ہے اور مصلحت کا تقاضہ بھی ہے۔

قرض کی شرعی تعریف: قرض ایسے مال کو کہا جاتا ہے' جو قرض لینے والے کو بطور قرض دیا جاتا ہے۔

مشروعیت:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا؛ مامن مسلم یقرض من مسلم قرضاً مرتین الا کان کصدقتها مرةً کوئی بھی مسلمان جب کسی مسلمان کو دو مرتبہ قرض دیتا ہے تو وہ اس کے ایک مرتبہ صدقہ کی طرح ہوتا ہے۔(صحیح : صحیح ابن ماجة ۱۹۷۲' کتاب الاحکام باب الفرض السنن الکبری للبیهقی باب ماجاء فی فضل الاقراض ص : ۳۵۳)

☆ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا؛ دخل رجل الجنة فرای علی بابها مکتوبا الصدقة بعشر امثالها والقرض بثمانية عشر" ایک آدمی جنت میں داخل ہوا تو اس نے جنت کے دروازے پر لکھا دیکھا کہ صدقہ کا اجر و ثواب دس گنا ہے اور قرض دینے کا اٹھارہ گنا ہے۔

☆ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا؛ میں نے حضرت جبرئیل سے پوچھا کہ قرض میں کیا بات ہے کہ وہ صدقہ سے افضل ہے تو انہوں نے فرمایا۔ سائل۔ جس کو صدقہ دیا جاتا ہے اس حالت میں بھی سوال کرتا اور صدقہ سے لیتا ہے جبکہ اس کے پاس کچھ ہوتا ہے اور قرض مانگنے والا قرض جب ہی مانگتا ہے جب وہ محتاج اور ضرورت مند ہوتا ہے۔(ابن ماجه ۸۱۲/۲ کتاب الصدقات باب القرض حدیث ۲٤۳۱)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا؛" واللہ فی عون العبد ماکان العبد فی عون اخیه " اللہ تعالیٰ اس وقت تک

بندے کی مدد میں ہوتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں ہوتا ہے۔(صحیح مسلم کتاب الدعوات ؛ باب فضل الاجتماع علی تلاوة القرآن حدیث ۲٦۹۹)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا؛"لوکان لی مثل احدذهباً یسران لا تمر علی ثلاث لیال و عندی منه شئی الا شئی ارصده لدین " اگر میرے پاس احد پہاڑ کے برابر بھی سونا ہو تب بھی مجھے یہ پسند نہیں کہ تین دن گزر جائیں اور اس (سونے) کا کوئی بھی حصہ میرے پاس رہ جائے سوائے اس کے جو میں کسی قرض کے دینے کے لئے رکھ چھوڑوں۔(صحیح بخاری ؛ کتاب الاستقراض و آداء الدیون حدیث؛ ۲۳۸۹ صحیح مسلم کتاب الزکاة باب تغلیظ عقوبة من لا یودی الزکاة حدیث؛ ۹۹۱)

قرض ایک ایسی مصلحت ہے کہ بہت سے مواقع پر اس سے مفر نہیں ہوتا اس لئے اگر اس کی رعایت نہ رکھی جائے تو تنگی اور دشواری کا باعث ہوگا اور نا قابل برداشت حرج و تنگی کو دور کرنا شریعت کا ایک اہم ترین مقصد ہے ارشاد ربانی ہے (مایرید الله لیجعل علیکم من حرج) (المائدہ؛٦)

نیز فرمایا گیا کہ اللہ تعالیٰ تم پر آسانی چاہتا ہے نہ کہ دشواری(یرید الله بکم الیسر ولا یرید بکم العسر) (البقرة؛ ۱۸۵)

قرض میں مہلت دینے کا اجر وثواب ؛

ان النبی صلی الله علیه وآله وسلم کان رجل یداین الناس وکان یقول الفتاه اذاایتت معسرا تجاوز عنه لعل الله ان یتجاوز عنا قال ؛ فلقی فتجاوز عنه" نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایک آدمی تھا جو ضرورت مندوں کو قرض دیا کرتا اور جب قرض کی وصولی کے لئے اپنے کارندہ کو بھیجتا تو اس سے کہتا دیکھو اگر کوئی مقروض تنگدست ہو تو معاف کر دینا امید ہے کہ اللہ رب العالمین ہماری کوتاہیوں سے درگزر فرمائے نبی

اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا چنانچہ جب وہ اللہ سے ملا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ عفو ودرگزر کا معاملہ فرمایا۔ (صحیح بخاری: الانبیاء ٥٤ البیوع ١٨ حدیث: ٢٠٧٨ صحیح مسلم: المساقاة ٢١ باب فضل انظار المعسر حدیث: ١٥٦٢ؤ٦ نسائی: البیوع: حسن المعاملة والرفق فی المطالبة)

واقعہ: کعب مالک رضی اللہ عنہ کا ابوحدرد سے قرض باقی تھا جس کا انہوں نے مسجد نبوی میں ان سے مطالبہ کیا جس پر دونوں حضرات کے درمیان تکرار ہوگئی اور مسجد ہی میں دونوں کی آوازیں بلند ہوگئیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر میں موجود تھے ان دونوں حضرات کا جھگڑا سن کر آپ نے گھر کا پردہ اٹھایا' حضرت کعب کا نام لے کر آواز دی' کعب نے سن کر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاضر خدمت ہوں آپ نے ہاتھ سے اشارہ کیا تم اپنے قرض میں سے اتنا یعنی آدھا معاف کردو انہوں نے حکم سنتے ہیں فرمایا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نے معاف کردیا تب آپ نے ابن ابی حدرد کو حکم فرمایا اب جاؤ اور بقیہ قرض ادا کردو (صحیح بخاری: کتاب الصلواة باب التقاضی والملازمة فی المسجد)

حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ حقدار کو اپنے حق کا مطالبہ کرنے کا پورا حق ہے خواہ اس میں کچھ سختی ہی کیوں نہ ہو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے "ان لصاحب الحق مقالا" حقدار کو بولنے کا حق ہے (صحیح سنن الترمذی باب ماجاء فی استقراض البعیر او اشئی حدیث: ١٣١٧ بیهقی ٥٢/٦ باب ماجاء فی التقاضی)

بھائیو! قرض ایک امانت ہے جس کی ادائیگی فرض ہے الا یہ کہ صاحب حق اپنا حق معاف کردے یا کم کردے لیکن مقروض آدمی کا فرض ہے کہ قرض کی ادائیگی کو اپنی زندگی کا سب سے بڑا حق سمجھے اور صرف اس امید پر ادا نہ کرے کہ شاید صاحب حق کبھی رحم کھا کر قرض معاف کردے' ایسا کرنا ٹال مٹول کرنے کے برابر ہے' اگر مقروض تنگدستی میں مبتلا ہو تو اس کو مزید مہلت دینی چاہئے اور ممکن ہو تو کچھ معاف بھی کردینا چاہئے آپ نے ارشاد فرمایا: من انظر معسرا اووضع له

اظله الله یوم القیامة تحت ظل عرشه یوم لا ظل الا ظله " جواللہ تعالیٰ کے سایہ میں رہنا چاہتا ہے اسے چاہئے کہ تنگدست شخص کو مہلت دے یا اس کا کچھ حصہ معاف کر دے۔ (صحیح سنن الترمذی باب ماجاء فی انظار المعسر والرفق به حدیث ۱۳۰۰٦ ' ابن ماجة حدیث : ۲٤٤٤)

پھر آپ نے یہ بھی ہدایت فرمائی کہ قرض کی ادائیگی کا مطالبہ مناسب طریقے پر کرنا چاہئے' جہاں ایک طرف آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرض دہندہ کو حسن سلوک کی ہدایت دی ہے وہیں مقروض کو بھی تلقین فرمائی کہ وہ قرض خواہ کے ساتھ زیادتی نہ کرے اور بہتر معاملہ رکھے باوجود استطاعت کے قرض کی ادائیگی میں کوتاہی اور ٹال مٹول کو آپ نے بہت ناپسند فرمایا ہے چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "لی الواجد یحل عرضه وعقوبته " مالدار آدمی کا ادائیگی قرض میں ٹال مٹول کرنا اس کی بے عزتی اور سزا دینے کو حلال کرنا ہے۔ (سنن نسائی باب : ۳۱۲/٤ ' ابن ماجة ۶۰/۲ حدیث: ۲٤٥۲)

حدیث مذکور کی روشنی میں مالدار اور صاحب ثروت شخص اگر اپنی خساست طبع کی وجہ سے ادائیگی قرض میں حیلے بہانے ٹال مٹول کرے جبکہ وہ آسانی سے قرض ادا کرنے کی پوزیشن میں ہو تو ایسے آدمی کو قرض خواہ بے عزت بھی کر سکتا ہے اور سماج و معاشرہ میں رسواہ ذلیل کرنے کے ساتھ ساتھ بذریعہ عدالت اسے سزا دلوانے کا بھی مجاز ہے۔

ایک دوسری حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: " مطل الغنی ظلم " مالدار آدمی کا ٹال مٹول کرنا ظلم ہے۔ (صحیح بخاری : الحوالات : حدیث : ۲۲۸۷ ' صحیح مسلم : المساقاة باب تحریم مطل الغنی حدیث: ۱٥٦٤ ' سنن الترمذی باب ماجاء فی مطل الغنی انه ظلم حدیث: ۱۳۰۸)

قرض لے کر واپس نہ کرنا؛

قرض لے کر واپس نہ کرنا بڑا ہی سنگین جرم ہے' حقوق اللہ تو اللہ سبحان وتعالیٰ توبہ و استغفار سے معاف فرما سکتا ہے لیکن حقوق العباد کی ایک شرط یہ بھی ہے کہ جس بندے کا حق مارا ہے

اس کی تلافی کی جائے یا اس سے معافی طلب کی جائے‘ حقوق العباد سے متعلقہ کوتاہیوں میں سے ایک بہت بڑی کوتاہی اور لاپرواہی ہے جو ہمارے معاشرہ میں عام طور پر پائی جاتی ہے وہ یہ کہ کچھ لوگ بڑی ہی ہوشیاری و چالاکی سے کسی سے قرض کے نام سے رقم حاصل کر لیتے ہیں اور پھر اسے واپس کرنے کا نام نہیں لیتے اور اسی پر بس نہیں بلکہ یہ اپنی مہارت اور ہنر تصور کرتے ہیں اور فخر سے بیان بھی کرتے ہیں کہ فلاں شخص سے اس طرح سے مانگا اور اس کو ہر حال میں دینا ہی پڑا اب لینے کے بعد کون دیتا ہے اور کون لے پائے گا...... ایسے لوگ بہت ہی ہوشیار مانے جاتے ہیں حالانکہ ان کا انجام بہت ہی برا ہوگا اور دن قیامت اللہ تعالیٰ کے سامنے ندامت و شرمندگی سے بچ نہ سکیں گے‘ اس کے برخلاف جو لوگ کسی ناگزیر حالات میں کسی سے قرض لیتے ہیں اور ادائیگی کی نیت ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ کوئی نہ کوئی سبیل نکال دیتا ہے اور بہت ہی آسانی کے ساتھ قرض کی ادائیگی ہو جاتی ہے جب کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے؛" من اخذ اموال الناس یرید آداء ھا ادی اللّٰہ عنه ومن اخذ یرید اتلا فھا اتلفة اللّٰہ تعالیٰ " جس شخص نے لوگوں کا مال (بطور قرض) حاصل کیا اور وہ اس کو واپس کرنے کا ارادہ رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے ادائیگی کا سامان پیدا فرما دیتا ہے اور جس نے لوگوں کا مال حاصل کر کے اسے ضائع کرنا چاہا‘ تو اللہ تعالیٰ بھی ایسے شخص کو ضائع کر دے گا۔ (صحیح بخاری؛ کتاب فی الاسقراض وآداء الدیون والحجر والتفلیس ' باب من اخذ اموال الناس)

☆ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا نے ایک مرتبہ قرض طلب کیا تو ان سے کہا کہ اے ام المومنین آپ قرض مانگتی ہیں حالانکہ آپ کے پاس اسے ادا کرنے کی طاقت نہیں ہے تو انہوں نے جواب دیا میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے؛" من اخذ دینا وھویرید ان یودیه اعانه اللّٰہ تعالیٰ " جو شخص قرض لیتا ہے اور اس کا ارادہ اس کی ادائیگی کا ہوتا ہے تو اللہ عزوجل اس کی مدد فرماتا ہے۔ (سنن نسائی : ٤٦٨٧' الصحیحة : ١٠٢٩)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے بنی

اسرائیل کا ایک واقعہ بیان کیا اور ہمیں تعلیم دی کہ قرض ادا کرنے کی کوشش اور فکر کرنے والوں کی اللہ تعالیٰ کیسے مدد فرماتا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا؛ بنی اسرائیل کے ایک شخص نے دوسرے شخص سے ایک ہزار دینار قرض مانگا تو اس نے کہا کہ کوئی گواہ لاؤ اس نے جواب دیا اللہ تعالیٰ ہی گواہ کے طور پر کافی ہے اس کا یہ جواب سن کر اس نے کہا کہ آپ سچ فرما رہے ہیں اور پھر ایک مقررہ مدت تک کے لئے اسے قرض دے دی' وہ شخص ان دیناروں کو لے کر سمندری سفر پر چلا گیا اور جب اپنی ضرورت پوری کر لی تو واپس جانے کے لئے سواری (کشتی) تلاش کرنے لگا تاکہ مقررہ مدت میں اس کا قرض ادا کر سکے لیکن اسے کوئی سواری نہیں ملی تب اس نے ایک لکڑی لی اور اسے کھود کر ہزار دینار ایک خط میں بھر دیے اور اسے بند کر کے یہ کہتے ہوئے دریا میں ڈال دیا' اے اللہ! تو جانتا ہے کہ میں نے فلاں سے ہزار دینار قرض لیا تھا اس نے مجھ سے کفیل کا مطالبہ کیا تھا تو میں نے کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ ہی طور کفیل کافی ہے وہ تیری کفالت سے راضی ہو گیا تھا اس نے گواہ مانگا تھا تو میں نے کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ ہی بطور گواہ کافی ہے اس پر بھی وہ راضی ہو گیا تھا اور میں نے سواری پانے کی جی توڑ کوشش کی ہے تاکہ اس کا قرض اسے واپس کر سکوں لیکن مجھے کوئی سواری نہیں ملی اب میں اسے تیرے حوالہ کر رہا ہوں یہ کہہ کر اس نے دیناروں والی وہ لکڑی دریا میں ڈال دی اور وہ اس میں چلی گئی پھر وہ وہاں سے لوٹ گیا میں دوسرا آدمی (دریا کی طرف) نکلا کہ کوئی کشتی اس کا مال لے کر آئے' اچانک اسے ایک لکڑی نظر آئی جس کے اندر اس (قرض لینے والے) شخص کا مال تھا' اس نے اپنے گھر کے ایندھن کے لئے اس لکڑی کو اٹھا لیا جب اس کو پھاڑا تو اسے مال اور خط مل گیا' پھر قرض لینے والا شخص واپس آیا اور اسے ہزار درہم دیتے ہوئے کہا" واللہ میں برابر سواری پانے کی کوشش میں تھا تاکہ آپ کا مال آپ تک پہونچا دوں لیکن مجھے اس سے پہلے جس سے میں آیا ہوں کوئی اور سواری نہیں ملی اس شخص نے کہا' کیا آپ نے میرے پاس کچھ بھیجا تھا؟ تو اس نے جواب دیا میں تو کہہ رہا ہوں کہ جس کشتی سے آیا ہوں اس سے پہلے مجھے اور کوئی کشتی نہیں ملی تو اس نے کہا اللہ تعالیٰ نے آپ کی

طرف سے اس چیز کو پہنچا دیا ہے جو آپ نے لکڑی کے اندر بھیجی تھی اس لئے آپ بخیر و عافیت اپنا ہزار دینار واپس لے جایئے۔

اس واقعہ کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح کے اندر سات جگہوں پر بصیغہ جزم تعلیقاً روایت کیا ہے لیکن یہ واقعہ موصولاً بھی وارد ہے امام احمد نے اپنی مسند ۲/۳۴۸، ۳۴۹ کے اندر اسے موصولا روایت کیا ہے علامہ البانی نے الصحیحۃ ۲۸۴۵ میں اسے صحیح قرار دیا ہے نیز صحیح الترغیب والترہیب ۱۸۰۵ میں اسے صحیح کہنے کے بعد اس پر تعلیق لگاتے ہوئے کہا ہے کہ یہ واقعہ امام بخاری کے بعض نسخوں میں موصولاً بھی واقع ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان سے بیان شدہ اس سچے واقعہ سے ہمیں عبرت و نصیحت پکڑنی چاہئے اور ہر مقروض شخص کو ہمہ وقت قرض ادا کرنے کی کوشش وفکر میں لگا رہنا چاہئے کیونکہ قرض کبھی بھی معاف نہیں ہوسکتا جب تک قرض خواہ بذات خود معاف نہ کردے' ایسے لوگ جو قرض لے کر ادا نہیں کرنا چاہتے اور قرض خواہ کے مال کو ہڑپ کرنا چاہتے ہیں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی نیکیوں سے قرض خواہ کا قرض چکائے گا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے بارے میں بہت ہی سخت وعیدیں بیان فرمائی ہیں وہ حضرات جو قرض لے کر ادا نہیں کرنا چاہتے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی درج ذیل صحیح حدیثیں سنجیدگی سے ملاحظہ فرمائیں۔

☆ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا؛ ایما رجل یدین دینا وھو مجمع ان لا یوفیه ایاه لقی اللّٰہ سارقاً "جو شخص قرض لیتا ہے اور اس کا ارادہ اسے ادا نہ کرنے کا ہوتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ سے "چور" کی حالت میں ملاقات کرے گا۔ (سنن ابن ماجۃ' ۲۴۱۰ علامہ البانی نے اس حدیث کو حسن کہا ہے)

☆ دوسری حدیث؛" من مات و علیه دینار اودرھم قضی من حسناته لیس له دینار ولا درھم "یعنی جو اس حالت میں مرے کہ اس کے ذمے کسی کا ایک درہم باقی ہو تو قیامت کے دن اس کی نیکیوں میں کاٹ کر اس کا قرض ادا کیا جائے گا کیونکہ اس دن نہ دینار ہوگا نہ درہم۔

☆ تیسری حدیث؛ "نفس المومن معلقة بدينه" یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا؛ مومن کی روح اس کے قرض کی وجہ سے لٹکتی رہتی ہے جب تک اسے ادا نہ کر دیا جائے۔(صحیح ' سنن ' الترمذی ابواب الجنائز باب ماجاء عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انه قال نفس المومن معلقة بدينه حديث: ۱۰۷۸)

اسی پر بس نہیں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسے شخص کی نماز جنازہ تک نہیں پڑھاتے تھے جس کے بارے میں آپ کو معلوم ہو جاتا تھا کہ یہ شخص مقروض تھا اور اس کا قرض ابھی تک ادا نہیں ہوا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم میں سے ایک آدمی فوت ہو گیا ہم نے اسے غسل دیا خوشبو لگائی اور کفن پہنایا پھر ہم اسے اٹھا کر رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لے آئے اور عرض کیا کہ آپ اس کی نماز جنازہ پڑھائیں آپ نے چند قدم آگے بڑھنے کے لئے اٹھائے اور دریافت کیا "اعليه دين" کیا اس کے ذمہ قرض ہے "قلنا ديناران" ہم نے عرض کیا وہ دو دینار تھے؛ یہ سن کر آپ واپس تشریف لے آئے ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے دو دینار کی ادائیگی اپنے ذمہ لے لی پھر ہم آپ کے پاس آئے تو ابوقتادہ نے کہا دو سے دینار میرے ذمہ ہیں آپ نے فرمایا؛ حق الغريم برى منها الميت قال نعم فصلى عليه " مقروض کی طرح لازم وحق ہو گیا اور میت اس سے بری الذمہ ہو گئی اس نے کہا ہاں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی نماز جنازہ پڑھائی (صحیح بخاری 'کتاب الحوالات باب من تکفل عن ميت دينار)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس مقروض آدمیوں کے جنازے لائے جاتے تو پہلے آپ دریافت فرماتے تھے "هل ترك لدينه من قضاء فان حدث انه ترك وفاء رسول صلى الله عليه وآله وسلم والاقال للمسلمين؛ صلوا على صاحبكم " کہ کیا اس نے قرضہ کی ادائیگی کے لئے کچھ چھوڑا ہے اگر بتایا جاتا کہ اس نے اپنا مال چھوڑا ہے تو اس کی نماز جنازہ پڑھاتے ورنہ فرما دیتے کہ جاؤ تم اپنے ساتھی

کی نماز جنازہ پڑھ لو۔ (صحیح، سنن الترمذی باب ماجاء فی الصلاۃ علی المدیون حدیث: ۱۰۷۰)

شہید کا مقام؛ قارین کرام! انسان چاہے کتنا ہی متقی و پارسا کیوں نہ ہو اگر وہ مقروض ہے تو اس کی نجات ممکن نہیں دیکھئے شہید کا مقام ہمارے دین میں بہت بڑا مقام ہے، مقبول شہادت سے انسان کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں لیکن قرض پھر بھی معاف نہیں ہوتا۔

☆ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے؛ والذی نفسی بیدہ لوان رجلا قتل فی سبیل اللہ ثم احی ثم قتل ثم احی ثم قتل وعلیہ دین مادخل الجنۃ حتی یقضی عنہ دینہ " قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر کوئی آدمی اللہ کی راہ میں شہید ہو جائے پھر زندہ کیا جائے پھر شہید ہو جائے پھر زندہ کیا جائے پھر شہید ہو جائے اور اس کے ذمہ قرض ہو تو وہ اس وقت تک جنت میں داخل نہ ہوگا جب تک کہ اس کی طرف سے قرض ادا نہ کر دیا جائے۔ (سنن نسائی ٤ /٣١٥ کتاب البیوع باب التغلیظ فی الدین مسند احمد ٥/٢٨٩، ٢٩٠)

اس سے بھی معلوم ہوا کہ آدمی اگر انتہائی مجبور ہو جائے اور قرض لئے بغیر چارہ نہ ہو تو بحالت مجبوری ہی قرض لے ورنہ بلا وجہ اور بلا ضرورت قرض لینے والے کو اس حدیث پاک میں متنبہ کیا گیا ہے کہ بلا ضرورت یا معمولی ضرورت کے لئے خواہ مخواہ قرض لینا کفر جیسا گناہ ہے، بلکہ قرض اللہ کا ایک علامتی نشان ہے چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے "والدین رایۃ اللہ فی الارض " قرض زمین میں اللہ کا جھنڈا ہے، "فاذا اراداللہ ان یذل عبداوصفہ فی عنقہ " اللہ جب کسی بندے کو ذلیل کرنا چاہتا ہے تو اس جھنڈے کو اس کی گردن میں ڈال دیتا ہے۔ (رواہ الحلکم وقال صحیح علی شرط مسلم)

قرض کی ادائیگی کی دعا؛۔

"اللھم اکفنی بحلالک عن حرامک واغننی بفضلک عمن سواک " اے اللہ! اپنی حرام کردہ چیزوں سے مجھے ہٹا کر اپنی حلال کردہ چیزوں کو میرے لئے کافی کر دے اور اپنا

فضل وعطیہ دے کر دوسروں کی دادودہش سے مجھے بے نیاز کردے۔(حسن ' سنن الترمذی باب فی دعاء النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حدیث: ٣٥٦٣ التعلیق الترغیب ٤٠/٢ الکلم الطیب ٩٩/١٤٣' مستدرك ٥٣٨/١)

قرض کی ادائیگی کا مسئلہ شریعت کی نگاہ میں اتنا سنگین اور اہم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سورہ توبہ میں زکوٰۃ کے جن آٹھ مصارف کا تذکرہ فرمایا ہے ان میں سے ایک "غارمین" (قرض دار) ہیں یعنی قرض داروں کو زکاۃ کی رقم سے بھی مدد کی جائے تا کہ وہ قرض کے بوجھ سے نجات پا سکیں۔

غرض کہ اسلام نے غرباء ومساکین کی امداد ودستگیری کا جہاں حکم دیا ہے اسی کے ساتھ تندرست وتوانا لوگوں کو مفت خوری کی عادت سے بھی منع کیا ہے' صدقہ دینے والوں کو احسان جتانے کی بھی ممانعت کی ہے' اور صدقہ لینے والوں کی عزت نفس کو بھی بچانے کی کوشش کی ہے۔

اتنی متوازن تعلیم مشکل سے کسی دوسرے مذہب میں مل سکتی ہے اسلام نے اچھے اور نیک کاموں میں دوسروں کی امداد کو اتنی وسعت دی ہے کہ جو شخص بھولے بھٹکے ہوئے شخص یا اندھے کو راستہ بتاتا ہے تو اس کو بھی صدقہ قرار دیا ہے۔(بخاری کتاب الدیان باب تعاون المومنین باب قول اللہ من یشفع شفاعة حسنة)

اسلام میں صرف تین قسم کے آدمیوں کو سوال کرنے کی اجازت ہے

1۔وہ شخص جو قرض میں گرفتار ہوا سے اس حد تک مانگنے کی گنجائش ہے جس سے اس کی ضرورت پوری ہو جائے۔

2۔وہ شخص جسے فاقے کی نوبت آجائے اور پاس پڑوس والے بھی اس کا اعتراف کریں۔

3۔وہ شخص جسے کوئی آفت پہنچی ہو اور اس نے اس کا مال تباہ وبرباد کر دیا ہو اس کے لئے سوال کرنا حلال ہے تاوقتیکہ اس کے لئے گزران کی کوئی سبیل نکل آئے۔(صحیح مسلم کتاب الزکاۃ باب من تحل له المسالة) آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں مقروض ہونے سے اپنی پناہ میں رکھے۔آمین